سیئات سے بچنا ضرور ہی اسی طرح مامورات کا بجالانا بہی مقدم و لازم و ضرور ہے
گناہون سے سوا انبیا علیہم السلام کے کسیکو عصمت میسر نہین ہی صحابی ہو یا اہل بیت
ولی اللہ ہو یا عالم باللہ ہو جسطرح گناہ و ملکات ہوتے ہین اسی طرح طاعات حسنات
ہین پس جس شخص کے حسنات قیامت مین سیئات پر غالب ہونگے گو ایک ہی حسنہ
کیون نہو تو وہ شخص عذاب نار سے نجات پائیگا اور جسکے سیئات حسنات پر بڑہ
جائینگے گو ایک ہی سیئہ کیون نہو تو وہ شخص معذب ہوگا اسی جگہہ سے علماء راسخین نے
کہا ہی کہ فعل مامور مقدم ہی اجتناب محظور پر تو اب ہر مومن مسلم محسن پر واجب ہے
کہ اگر بالکل اپنے وقت کو شغل عبادت خدا مین بسر نکر سکے تو جو عبادت ہر ادن
یا ہفتہ وار یا ماہ و یا سال یا تمام عمر مین ایکبار یا چند بار فرض ہی یا سنت حتی الامکان
اوسکے بجالانے مین سرگرم و مستعد رہے تاکہ غدرات و فجرات کی مکافات ہوتی رہے
اور مضمون اس آیت شریف کا متحقق ہو جاوے ان الحسنات یذہبن السیئات
اور مصداق اس حدیث کا پایا جاوے اتبع السیئة الحسنة تمحہا پہر جو کوئی
اس مقدار سے زیادہ حسنات کریگا اوسکا اجر اور زیادہ ہوگا کیونکہ ایک حسنہ کے
لیے دس گنا ثواب تو مقرر ہی ہی لکن اللہ اپنے فضل و کرم سے ہمراہ صحت نیت
و صدق دل کے ساتہہ سو گنا بلکہ اس سے بہی زیادہ اجر دیتا ہی یہانتک کہ حق مین
صابرین صادقین کے فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب
اور حق مین صوم کے ارشاد کیا ہی کل عمل ابن آدم له الا الصوم فانه لي وانا

اجزی بہ اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے آب مین اس رسالے مین
ترتیب وار ذکر بعض اعمال روز و شب اور ہفتہ وار و ماہوار و سالوار کا لکھتا ہون
عامل آخرت کو چاہیے کہ ہر ماہ مین اوس ماہ کے اعمال کا مطالعہ اس رسالے مین کرکے
اور مراتب احکام و آداب ارکان ہر عمل کو رسائل فقہ سنت سے معلوم فرماکے کمال
خلوص کے ساتھہ بحضور قلب وہ عمل ہر ماہ مین بجالاے اور جو عمل روزانہ یا ہفتہ وار
ہے اوسپر تو مداومت کرنا ہر روز و ہر ہفتہ ہی مین ضرور ہے واللہ المستعان وبیدہ التوفیق والامان

## عمل روز و شب

راتدن کا عمل بنص کتاب عزیز و سنت مطہرہ نماز پنجگانہ ہے اسکو اول وقت مین
بعد طہارت وضو یا غسل کے برعایت آداب و سنن و اذکار بجالاے اور نماز
کو مسجد محلہ یا مسجد جامع مین جماعت کے ساتھہ ادا کرے صف اول کی بڑی
فضیلت آئی ہے اسی طرح اذان کہنے اور اوسکے جواب دینے کی پہر اقامت کہنے کی
اور مسجد کے پاک صاف رکھنے کی اور خوشبو دار کرنیکی اور لزوم و جلوس کی مسجد مین
بانتظار نماز دیگر لکن عورتین گھر کی مسجد مین نماز پڑہین اونکے لیے یہی افضل ہے
مگر نماز عیدین کہ اوسدن عیدگاہ جاکر شریک نماز یا دعا ہون نماز پنجگانہ کی
حفاظت کرنا اور اونکے وجوب پر ایمان لانا فرض ہے نماز فرض کو مسجد مین
اور سنن رواتب کو گھر مین ادا کرنا افضل ہے گو مسجد نبوی ہو فضائل متعلق نماز

سکے اور رکوع و سجود و خشوع کے جیسا احادیث میں آیا ہے مین حضر این نماز پڑھنا
افضل ہے نماز جماعت سے ہر نماز کی فضیلت منجملہ نماز پنجگانہ کی فضیلت آئی ہے ہر ایک نماز کے
بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے پر فرشتے دعای مغفرت و رحمت کرتے ہین
اسکا نام رباط ہی بعد نماز صبح و عصر کے مصلے پر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرے اسکی بڑی
فضیلت آئی ہے نماز مین ہر رکن کو بعد امام کے بجالاے اور پیر تقدیم نکرے نماز
بی خضوع دل کے ایک جسم بی روح ہوتی ہے کبہی سوان حصہ کبہی نوان یا اٹھوان
یا ساتوان یا چھٹا یا پانچوان یا چوتھائی یا تہائی لکھا جاتا ہی حدیث مین تاکید آئی ہے
محافظت کرنے کی بارہ رکعت سنن رواتب پر ہر رات دن مین اور سنت ہر نماز کی
فضیلت جداگانہ رکہتی ہی کسی پر وعدہ جنت کا آیا ہی اور کسی پر وعدہ حرمت نار کا
پہر فضائل فرائض کا کیا پوچھنا انکے سوا نماز وتر مین بہت ترغیب ہی ہی اللہ وتر ہے
وتر کو دوست رکھتا ہی بڑی فضیلت بعد نماز فرض کے نماز تہجد و اشراق کو ہے
اسکی برابر کوئی نماز نہین ہے اگر ہمیشہ تہجد نہ پڑہ سکے تو ماہ رمضان مین تو ضرور ہی
پڑہے پہر اگر کوئی گناہ ہو جاے دن مین یا رات مین تو نماز توبہ پڑہے اور استغفار
کرے دوسرا عمل روزانہ یہ ہی کہ ہر روز کچہ صدقہ دے اگرچہ ایک گرہ پیاز کی ہو یا
ایک ڈلی نمک کی یا دو روٹی یا دو پیسے وغیرہا تیسرا عمل روزانہ یہ ہی کہ ہر روز قرآن مجید
مین نظر کرے زیادہ نہو سکے تو ایک ہی رکوع پڑہ لیا کرے اور دیکہکر پڑہے پہر اگر ترجمہ
اردو یا فارسی یا عربی پر بہی نظر ڈالے تو نور علی نور ہے اور عمل کا اثر و اجر زیادہ

ہوتا ہے جسپر مواظبت کیجاتی ہے گو قلیل ہو بخلاف اوس عمل کثیر کے جسکو انسان گاہ گاہ کرتا ہی چوتھا عمل روزانہ یہ ہی کہ درود شریف کا وظیفہ رکھے اسکی فضیلت و منفعت بعید و حساب ہی پانچوان عمل یہ ہی کہ کسی بیمار کی مثلاً عیادت کرے یا کسی کے جنازے پر حاضر ہو چھٹا عمل یہ ہی کہ جب مسجد مین جاے تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھے ساتوان عمل یہ ہے کہ جتنی دیر مسجد مین ٹھیرے نیت اعتکاف کی کرے آٹھوان عمل یہ ہی کہ افشاء سلام اہل مسجد وغیرہ پر کرے نوان عمل یہ ہی کہ ہر شخص سے باخلاق حسنہ پیش آئے دسوان عمل یہ ہی کہ ہر روز تحصیل علم دین مین رہے غزالی نے اوقات روز و شب کے تعمیر کا طریقہ لکھا ہی اگر موجب اوسکے کاربند ہو سکے تو بڑی سعادت ہی ہمنے ذکر اسکا دوسرے رسالے مین کیا ہے ۞

## عمل ہفتہ

اسمین نماز جمعہ ہی یہ مثل نماز پنجگانہ کے فرض ہی جو شرائط و آداب واسطے نماز پنجگانہ کے ہین وہی اس نماز کے لیے مقرر ہین یہ نماز فقط دو خطبون مین نماز پنجگانہ سے ممتاز ہی پس فقہاء نے جو بہت سی شرائط واسطے نماز جمعہ کے لکھے ہین جیسے سلطان یا نائب سلطان کا ہونا یا مصر جامع اور حمام کا ہونا یا تعداد جماعت کی کہ اتنے آدمی ہون سو یہ سب شرطین بے دلیل ہین بلکہ نماز جمعہ ایک امام ایک مقتدی سے بھی ادا ہو جاتی ہی ہان اس نماز کے لیے اول سے مسجد مین آنا اور جمعے کے دن نہانا اور خوشبو ملنا

اور خاموش رہنا اور کسیکو پامال نکرنا مسنون ہے سفر السعادۃ مین جمعے کے خصوصیات
کو بہت لطف سے بیان کیا ہے اور وہ خصائص غالباً حدیث سے بھی ثابت ہین ۳۲ یا
۳۳ یا ۱۰۰ آنحضرت اسدن کی بہت تعظیم کرتے اور انواع تشریف و تکریم کے ساتھ
خاص فرماتے اور انواع عبادات بجالاتے اسدن کثرت درود کی فضیلت نسبت
اور ایام کے زیادہ تر ہے اس دن مین ایک ساعت خفیف ہوتی ہے جو کوئی نماز مین
اوسدم اللہ سے دعا کرتا ہے وہ دعا قبول ہوتی ہے اس ساعت کی تعیین مین بڑا اختلاف
ہے دو قول قوی ہین ایک یہ کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے تا ختم نماز وہ ساعت ہوتی
ہے اسکو ابو موسی اشعری نے رفعاً روایت کیا ہے رواہ مسلم دوسرے یہ کہ درمیان
نماز عصر و غروب آفتاب کے ہوتی ہے رواہ اهل السنن عن عبد اللہ بن سلام
و جابر ہمنے اس ساعت کا تجربہ کیا ہے قبول دعا مین اثر تمام پایا و للہ الحمد ترک جمعہ سے
دل پر مہر لگ جاتی ہے تارک لائق اسکے ہوتا ہے کہ اوسکو آگ مین جلا دیا جائے احادیث
صحیحہ دلیل ہین اس بات پر کہ وقت نماز جمعے کا وقت زوال و قبل زوال کے ہوتا ہے
خطبے کا مختصر ہونا اور نماز کا مطول ہونا دلیل ہے فہم و فقہ پر جمعے کے لیے سنت سے
ایک ہی اذان ثابت ہے پہلے امام کے سامنے کھڑے ہو کر اوسکا کہنا ضرور نہین ہے
حضرت نے ہر دو خطبہ جمعہ کو کبھی ترک نہین کیا یہ خطبہ سنت مؤکدہ ہے اسکا عربی زبان مین
ہونا اوسوقت سے اسوقت تک سلفاً و خلفاً چلا آیا ہے عرب و عجم سب جگہ مین وقت
خطبے کے تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے ۳ شب جمعہ و روز جمعہ مین سورۂ کہف کے پڑھنے کی

بڑی فضیلت آئی ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسنے دن جمعے کے سورہ کہف پڑہی
اوسکے پانون کے نیچے سے ابر آسمان تک ایک نور چمکتا ہے جو دن قیامت کے
روشن ہوگا اور جو کچھہ اوس سے درمیان دونون جمعون کے ہوا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے
رواہ ابن مردویہ باسناد لا باس بہ اور حدیث ابی امامہ مین فرمایا ہے جسنے شب جمعہ
و روز جمعہ مین سورہ حم الدخان پڑہے اوسکے لیے جنت مین ایک گھر بنایا جاتا ہے
رواہ الطبرانی والاصبہانی ۳ ایک عمل ہفتہ واریہ ہے کہ ہر ہفتے مین ایک ختم قرآن
کریم کا کرے طریقہ ختم کا کتاب الدار والدوار مین لکھا گیا ہے اور ختم فمی بشوق معروف
ہے اس جگہہ فضائل تلاوت قرآن کے لکھنا کچھہ ضرور نہین ہے رسالہ فصل الخطاب
فی فضل الکتاب مین اسکا بیان ہوچکا ہے ۴ اگر عالم ہے تو ہفتے مین ایکبار وعظ کہے
وعظ مین قصہ گوئی اور روایات موضوعہ وضعیفہ کے بیان کرنے سے محترز رہے
اگر اہل محلہ و شہر وعظ نہ سنین تو اپنے ہی گھر والون کو نصیحت کرے وعظ سناے
اللہ تعالی نے فرمایا ہے قوا انفسکم واہلیکم نارا اگر ایسا نکریگا تو اوس سے سخت مواخذہ
دن قیامت کے ہوگا پہلے اپنے اہل بیت کو نماز روزہ زکوۃ حج پر قائم کرے اور
مسائل ضروری سکھاے تاکہ یہ اعمال صورت مطلوب پر واقع ہون جب وے ان اعمال پر
قائم دائم ہوجائین تو پہر احوال قبر و حشر و نشر و جنت و نار پر آگاہ کرے اس سے دنیا مین
زہد اور آخرت مین رغبت پیدا ہوتی ہے اور جب تک کسی دل مین اللہ کا خوف اور
دوزخ کا ڈر نہین آتا تب تک بچنا گناہ سے مشکل ہے کیونکہ ایسے لوگ بہت نایاب ہین

جبلّی فطرت مین گناہ سے نفرت جبلی ہو اسی وعظ کے ضمن مین دعوت طرف انفاق
نفس کے کرے اور سیئات کے انجام بد پر اطلاع بخشے اور جو شخص عالم نہو وہ کسی
عالم دیندار تقوی شعار کا وعظ سنے اور اپنے گہر والون کو سنوائے جو لوگ ایسا
نہین کرتے ہین اونکا دل سخت ہو جاتا ہی اونکو کوئی حلاوت اعمال صالح کی نہین ملتی
وہ ہر خیر سے محروم رہتے ہین ایک عبادت ہفتے کی صوم دوشنبہ و پنجشنبہ و صوم
چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ و یکشنبہ ہے ان روزون کی فضیلت مین حدیثین
آئی ہین اور صوم یوم و افطار یوم کو صوم داود علیہ السلام فرماکر افضل ٹہرایا ہے

## عمل ماہ

ایک عمل تلاوت قرآن مجید ہی اگر ہفتہ وار ختم نکرے تو ماہ مین ایک ختم تو ضرور ہی
کرے اس سے کم پر راضی نہو دوسرا عمل صوم ایام بیض ہے یعنی ۱۳ ۱۴ ۱۵ کو روزہ
رکہے جو شخص یہ روزے رکہتا ہی اور پہر ماہ رمضان مین صائم ہوتا ہی اوسنے گویا سال تمام
کے روزے رکہے اسلیے کہ ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے یا کبہی عشرۂ اولی مین تین روزے
رکہے اور کبہی عشرۂ اوسط مین اور کبہی عشرۂ اخیر مین یا ہر ایک عشرے مین ایک ایک
روزہ رکہکر ہر ماہ مین تین روزے پورے کرے اور جب جمعے کے دن روزہ رکہے
تو ایکدن اور اوسکے ساتہہ ملالے جمعرات خواہ سنیچر کیونکہ تنہا روزہ جمعے کا مکروہ ہے
پہر جو اذکار و ادعیہ اوقات حاجات مین آئے ہین جیسے رویت ہلال و نحوہا اونکو

وقت پیش آنے حاجت کے اوس مال مین پڑے ہے یہ ادعیہ واذکار کتاب عدۃ ورسالہ زیادۃ الایمان مین لکہی ہین پہر جسکا نان نفقہ اسکے ذمے پر واجب ہو اوسکا نان نفقہ موافق رواج کے ہر ماہ مین بلا نقصان وقت معین پر دیتا رہے جیسے زوجہ اولاد وخدام وغیرہ اگر کسی کا حق رہ جائیگا تو سخت مواخذہ ہوگا حقوق عباد کا مواخذہ بہ نسبت حقوق خدا کے بہت سخت ہونیوالا ہو نری توبہ سے یہ حق معاف نہین ہوتا جب تک حقدار معاف نکرے بڑی ہلاکت قیامت مین مومن کو انہین حقوق کی جہت سے ہوگی پہر جسکے ماں باپ دونون یا ایک زندہ ہون اونکی خدمتمین راتدن ہفتہ وار جسطرح موقع ہولگا رہے تخلف وعقوق نکرے ماں باپ کی نافرمانی کرنا باوجود بجالانے اعمال صالحہ کے موجب دخول نار ہوتا ہو اللہ نے شکر ماں باپ کا اپنے شکر کے ساتھہ طلب کیا ہو بیان انکے حقوق کا رسالہ اسعاد العباد مین لکہا گیا ہو اگر ماں باپ نہون تو اونکے لیے دعا واستغفار کرتا رہے بشرطیکہ مومن ہون مشرک نہون پہر طالب علم اور عالم کو چاہیے کہ اوسکا علم ہر مہینے مین ماہ گذشتہ سے زیادہ ہوتا جاوے رب زدني علما اللہ نے علم کو عبادت پر فضیلت بخشی ہے ایک فقیہ یعنی عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے ہمکو دوسرے کی عبادت سے کچہہ نفع حاصل نہین ہوگا ہمارے علم سے ہمکو اور غیر کو دونون کو نفع حاصل ہوتا ہو لیکن اکثر جاہل بیوقوف قدر اس نعمت کی نہین جانتے جتنا اعتقاد اہل عبادت کے ساتھہ رکہتے ہین اوتنے معتقد علما کے نہین ہوتے

یہ دلیل ہے شقاوت کی حالانکہ اگر علما خوش عقیدہ یا خوش عمل اللہ کے ولی نہین تو پہر اوسکے بندون مین کوئی بہی اوسکا ولی نہیں یگا عالم باللہ ہرحال مین جاہد سے افضل ہے جسطرح کہ موحد فاسق مشرک متقی سے بہتر ہوتا ہے بڑی ولایت اللہ کی یہ ہے کہ اللہ سے ڈرے قال تعالی ان اولیاءہ الا المتقون غیرمتقی ہرگز اللہ کا ولی نہین ہوگا اگرچہ اوس سے ظہور کرامات کا ہوا کرے ابو ہریرہ کہتے ہین بعض لوگ اس امت کے حضرت کے ارد گرد بیٹھے تھے فرمایا اکفلوني بست اکفل لکم بالجنة قلت ماهي یا رسول الله قال الصلوة والزکوة والامانة والفرج والبطن واللسان رواه الطبراني فی الاوسط باسناد لا باس به وله شواهد کثیرة اس حدیث مین تین چیزین منجملہ منجیات کے ذکر کین نماز زکوۃ امانت اور تین چیزین منجملہ مہلکات کے بیان کین شرمگاہ شکم زبان ہمنے بیان انکا رسالہ لسان الفرقان مین لکہا ہے سو جو شخص فعل و ترک مین متصف ساتہہ ان صفتون کے ہوگا وہ انشاء اللہ ناجی جنتی ہے ولله الحمد

## عمل سالتمام

سال کے گذر جانے پر دینا زکوۃ کا لازم آتا ہے یہ فرض ہے مثل نماز روزہ وحج کے واجب ہے بلاتفاوت تارک عامد انکا بموجب ادلہ کتاب و سنت کافر حلال الدم والمال ہوجاتا ہے ہمنے بیان ان ارکان اربعہ اسلام کا رسالہ ضوء الشمس بذل المفتقر

و تقلید ات مین کیا ہی ہر سال مین مسلمان پر دو فرض ہین ایک زکوٰۃ دینا دوسرے
ماہ رمضان کا روزہ رکھنا زکوٰۃ کے لیے تین مہینے بہتر ہوتی ہین ماہ صیام کا
پہلا عشرہ ماہ ذیحجہ کا یا پہلا عشرہ محرم کا اور اگر کسی اور مہینے مین زکوٰۃ دیتا ہے تو
بھی ادا ہو جاتی ہی مگر ان مہینون مین زکوٰۃ دینے سے فضیلت زمان کی بھی
ہاتھ آتی ہے اور انتظام رہتا ہی اور اجر زائد ملتا ہی منجملہ عبادات سالتمام کے
وہ نمازین ہین جو حاجت کے لیے مقرر ہین جیسے نماز کسوف یا خسوف یا استسقاء
ونحوہا اگر پیش آوین اور نماز عیدین کہ سنت یا واجب ہین یا دیگر صدقات کفارات
و ضیافات جو سوای زکوٰۃ واجب کے ہوتی ہین یا سفر طاعت جیسے طلب علم کے
لیے رحلت کرنا ونحو ذلک پھر منجملہ عبادات سالتمام کے ایک صوم شش عید ہی
اسکی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث ابو ایوب مین اسکو برابر صوم دہر کے فرمایا ہی
رواہ مسلم واھل السنن اور حدیث ابن عمر مین کہا ہی خرج من ذنوبہ کیوم
ولدتہ امہ رواہ الطبرانی دوسرے صوم یوم عرفہ ہی یہ بموجب حدیث مرفوع
ابی قتادہ کے کفارہ سال گذشتہ و سال آیندہ کا ہوتا ہی رواہ مسلم واھل السنن
تیسرے صوم شعبان ہے چوتھے صوم عاشورا اسکا بیان آئیگا پانچوین عمرہ ہی اسکا وقت
سالتمام ہی عائشہ سے کہا تھا کہ انما اجرك فی العمرۃ علی قدر نفقتك اسکو حاکم نے
صحیح کہا ہی حجاج و عمار کو مہمان خدا فرمایا ہی جو مانگین وہ ملے جو دعا کرین وہ قبول
ہو اور جو خرچ کرین اسکا عوض پاوین رواہ البیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ

شب جمعہ جو عمرہ رمضان میں کیا جاتا ہو اوسکا اجر برابر حج کے ہو ہمراہ حضرت کے
و بدراقدسہ

## عمل تمام

ساری عمر میں ایکبار حج کرنا بشرط استطاعت زاد و راحلہ کے تمام مسلمانوں پر کیا مرد کیا عورت فرض محتم ہے تارک عمداً حج کا باوجود مقدرت وجوب کے کافر حلال الدم والمال ہے راجح یہ ہے کہ وجوب اس عبادت کا فی الفور ہے اگرچہ تاخیر جائز ہے اس عبادت اور جملہ عبادات واجبہ وغیرہا کے لیے مال حلال کا ہونا شرط ہے لیکن اکثر جاہل اسکی پابندی نہیں کرتے کوئی قرض لیکر کوئی بھیک مانگ کر حج کو جاتا ہے کوئی گھر سے روٹھکر سفر حج اختیار کرتا ہے ایسے حاجیوں کو بجز محنت و تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہوتا نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے اللہ نے دین اسلام میں کوئی حرج و عسر نہیں رکھا ہے جسپر حج یا زکوۃ مثلاً فرض نہیں ہے اوسپر کوئی مواخذہ ان اعمال کے بجا نہ لانے پر نہوگا پھر بعض حاجی نماز قضا کرتے ہیں اب ایسے حج سے کیا فائدہ کیونکہ حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز و روزہ و زکوۃ و حج فرضیت میں برابر ہیں بلا تفاوت جس شخص نے ایک عمل انمیں سے کیا اور تین یا دو عمل نہ کیے تو وہ مسلمان نہیں ہے ابن عباس رضا کہتے ہیں عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن اسس الاسلام من ترک واحدۃ منہن فہو بہا کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلوۃ

المكتوبة وصوم رمضان رواہ ابو یعلی باسناد حسن دوسرا لفظ یہ ہے من ترک
منهن واحدة فهو بالله كافر ولا يقبل منه صرف ولاعدل وقد حل دمه و
ماله یعنی اسلام کی رسی اور دین کا قاعدہ تین چیزین ہین جنپر اسلام کی بنیاد ہے
جس کسی شخص نے ایک چیز کو بھی اونمین سے ترک کیا وہ کافر ہے اوسکا خون حلال ہے
ایک شہادت توحید دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا پھر فرمایا کہ اوسکا
فرض ونفل کچھ بھی مقبول نہین ہے بلکہ اوسکا خون ومال حلال ہو زیاد بن نعیم
حضرمی کا لفظ رفعا یون ہو اربع فرضهن الله فی الاسلام فمن اتی بثلاث لم تغنین
عنه شيئا حتى ياتى بهن جميعا الصلوة والزكوة وصيام رمضان وحج البيت
رواہ احمد وهو مرسل یہ حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ حکم ان چارون رکن اسلام
کا فعل و ترک مین یکسان ہو اور ذکر انکا جدا جدا بہت حدیثون مین آیا ہو اور ہر ایک
رکن کے ترک پر وعید شدید کفر و نار کی فرمائی ہی تارک نماز کو عمدا یہانتک کہ وقت
نکل گیا کافر کہا ہو اور تارک حج کو باوجود استطاعت کے مثل یہودی یا نصرانی کے
فرمایا ہو اور تارک زکوۃ کو ناری ٹھیرایا ہو اسی طرح تارک صوم کو بلا عذر عیاذا باللہ
الغرض حج وہ عبادت ہی جو کہ تمام عمر مین ایکبار فرض ہو اور اگر کوئی صاحب شوق
مکرر سہ کرر حج بدون ارتکاب منہیات و بدعات کے بجالاے تو یہ اوسکی سعادت ہے
ومن زاد زاد الله فی حسناته لکن مستورات کے حق مین یہ افضل ہے کہ حج فرض پر
قصر کرین بار بار حج نفل کے لیے گھر سے باہر نہ نکلین حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے

کہ حضرت نے سال حجۃ الوداع میں اپنی بیبیوں سے فرمایا تھا ھذہ ثم ظہور الحصر

رواہ احمد وابو یعلی واسنادہ حسن یعنی اس حج کے بعد اب تم چٹائی پیچھے ہو

اس حدیث کو طبرانی نے ام سلمہ سے بھی روایت کیا ہے روایات کے ثقات میں آپ جسم

کا لفظ یہ ہے کہ انما ھی ھذہ ثم علیکم بظہور الحصر رواہ الطبرانی احادیث

میں ترغیب حج وعمرہ کی اور فضیلت ان اعمال کی آئی ہے اور عائشہ سے فرمایا تھا

کہ ان لک من الاجر علی قدر نصبک ونفقتک رواہ الحاکم وقال صحیح علی

شرطہما یعنے تیرا اجر بقدر تیری تکلیف وصرف کے ہے جو صرف حج میں ہوتا ہے

اوسکا اجر سات سو گنا ہے اسکو احمد وغیرہ نے بریدہ سے مرفوعا روایت کیا ہے

حج میں تواضع کرنا اور تبذل کرنا اور کم قیمت کپڑے پہننا باقتدا انبیا علیہم السلام

مرغب فیہ ہے حضرت کا پالان شریف کل سامان چار درہم کے قیمت سے زیادہ تھا اسکو

ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے مسجد اقصی سے احرام باندھنے کی بڑی فضیلت

آئی ہے اسی طرح ہر نسک حج کے جیسے طواف واستلام حجر اسود ورکن یمانی

وقتل مقام ودخول بیت ورمی جمار حلق راس وشرب آب زمزم ونحوہا ✣

## ذکر شہر اللہ المحرم الحرام

شروع سال ہجری کا اسی مہینے سے ہوتا ہے احادیث صحیحہ میں ہشر وعیت صوم

عاشورا کی آئی ہے تا نسخ وجوب ہے نسخ استحباب کا نہیں ہو سکتا صحیحین میں ابن عباس

سے آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے کسی دن مین افضل ایام سمجھکر روزہ رکھا ہو مگر اس دن مین اور نہ کسی مہینے مین مگر ماہ رمضان مین ایک جماعت صحابہ سے صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگونکو حکم روزہ رکھنے کا دیا پھر فرمایا کہ یہ دن عاشورے کا ہی اس دن کا روزہ تمپر فرض نہین ہے لکن مین روزہ دار ہون جسکا جی چاہے وہ آج روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے وہ افطار کرے ابن عمر کہتے ہین اہل جاہلیت اس دن روزہ رکھتی تھی حضرت نے اور مسلمانون نے قبل فرضیت رمضان کے اسدن روزہ رکھا حضرت نے فرمایا یہ دن ایکدن ہی ایام خدا سے جو کوئی چاہے اسدن روزہ رکھے رواہ الشیخان حدیث ابو قتادہ مین فرمایا ہی کہ صوم یوم عاشورا کفارہ ایک سال گذشتہ کا ہوتا ہی رواہ مسلم یہ بھی صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جب آپ نے اسدن روزہ رکھا تو لوگون نے کہا کہ یہ وہ دن ہی جسکی یہود و نصاری تعظیم کرتے ہین فرمایا سال آئندہ انشاء اللہ ہم نہم محرم کو بھی روزہ رکھینگے وہ سال نہ آئی کہ آپکی وفات ہوگئی دوسری روایت مین یون ہی کہ تم روزہ رکھو نہم و دہم کو اور مخالفت کرو یہود کی اکثر اہل علم نے کہا ہی کہ نہم کا روزہ رکھنا ہمراہ دہم کے مستحب ہی لکن موسم شیرانا اس ماہ کا جسطرح جہال کرتے ہین اور ماتم کرنا اس ماہ مین جسطرح روافض کرتے ہین بدعت مکفرہ ہی صاحب سفر السعادہ نے کہا ہی کہ جتنی حدیثین فضیلت محرم مین آئی ہین سوا صوم یوم عاشورا کے وہ سب موضوع و مفتری ہین اسکی تصریح

ابن القیم رح نے بھی کی ہو اور جو حدیث توسع رزق کی عیال پر اس دن آئی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اوسپر انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ اس باب مین کوئی حدیث طریق صحیح سے وارد نہین ہوئی اور امام احمد نے کہا لیصح عقیلی نے کہا ہر اوسکی اسناد مین لین ہے وحسنہ ابن حبان ظاہر کلام بیہقی بھی یہی ہے لفظ حدیث مذکور کا یہ ہر کہ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہر من اوسع علی عیالہ واہلہ یوم عاشورا اوسع اللہ علیہ سائر سنۃ رواہ البیہقی وغیرہ من طرق وعن جماعۃ من الصحابۃ قال البیہقی ھذہ الاسانید وان کانت ضعیفۃ فھی اذا ضم بعضہا الی بعض احذت قوۃ واللہ اعلم

| | ذکر ماہ صفر | |
|---|---|---|

دربارۂ صفر ونہی تطیر بصفر احادیث کثیرہ بطرق متعددہ آئے ہین اہل علم کا اختلاف ہے کہ مراد صفر سے کیا ہو کسی نے کہا پیٹ مین ایک سانپ ہوتا ہو جو وقت بھوک کے کاٹتا ہو کسی نے کہا ایک کیڑا ہو کسی نے کہا مہینا ہو بعد محرم کے اس مہینے مین آفات وفتن ومصائب بہت کثرت سے ہوتے ہین شارع نے اس اعتقاد کے نفی کی اور اسلام نے اوسکو باطل ٹھیرایا کسی نے کہا کہ مراد نسیئ ہے یعنی تاخیر محرم کی صفر تک کر صفر کو محرم ٹھیرا دے عیاض نے کہا اسکے سوا اور بھی اقوال ہین حاصل جملہ اقوال کا یہی تین قول ہین ایک یہ کہ مراد مہینا ہو دوسرے یہ کہ مراد کرم ہے

تیسرے یہ کہ مراد نفی سے یہ ہے کوئی حدیث فضل ماہ صفر میں یا اوسکے ذم میں نظر سے
نہیں گذری جو اعمال حسنہ ہر ماہ میں کیے جاتے ہیں وہی عمل صالح اس ماہ میں بھی
کرے اور جو اعتقاد اہل جاہلیت حق میں اس ماہ کے رکھتی تھی اوس سے بیزار رہے
کیونکہ وہ مستلزم شرک کو ہوتا ہے اور اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا خواہ صفر کا شرک
ہو یا اور کوئی انواع شرک کا بیان رسالہ دعایۃ الایمان میں تفصیل وار لکھا گیا ہے

## ذکر ماہ ربیع الاول

حضرت کی ولادت و وفات اسی مہینے میں ہوئی تھی ۱۲ ربیع الاول کو اس ماہ کو
واسطے احتفال مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسم ٹھیرانا بالکل بے دلیل ہے
ایک جماعت اہل علم نے قدیما وحدیثا اس احداث کو بدعت ضلالت کہا ہے جیسے
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی محمد بن علی
شوکانی نقشبندی وغیرہم اور جسنے بدعت حسنہ کہا اوسنے غلط فاحش کیا اسلیے
کہ کسی حدیث مرفوع صحیح یا حسن یا ضعیف سے حسن کسی بدعت کا ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ
کلیہ کل بدعة ضلالة حدیث صحیح ہے اسکے نیچے ہر فرد بدعت کے داخل ہے بدعت
کے بہتر ذریعوں میں ایک دروازہ یہ بھی ہے جس سے جہلاء اہل سنت بھی بدعت میں
داخل ہو گئے ہمکو کوئی حدیث فضیلت میں اس شہر کے نہیں ملی اور نہ شارع نے
ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم ولادت کی خوشی میں محفل آرائی و معصیت پیرائی کیا کریں اور نہ

ہمارے سلف صالح میں کسی نے یہ کام اس اہتمام و نشان و عنوان و اہتمام سے
کیا تھا حالانکہ جو محبت اونکو خیر الانام سے تھی وہ کسی خاص و عام میں اسوقت پائی
نہیں جاتی ہے جو کوئی حضرت کی محبت کا مدعی ہو پھر بدعتی بھی ہو تو وہ مغرور یا
مجنون ہے حالانکہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں باپ اور اولاد خویش
و بیگانہ و تمام خلق سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ پھر ایمان کو سلام ہے اس محبت کا
بیان احادیث صحیحہ میں آیا ہے اوسی طرح پر ہمکو چلنا چاہیے ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنی
طرف سے کوئی راہ و رسم تازہ واسطے اظہار و اثبات محبت کے نکالیں اور بدعتی
ٹھیریں حالانکہ علماء حنفیہ نے بھی یہ تصریح کی ہے کہ ادنی سنت پر عمل کرنے سے دل میں
نور آتا ہے اور بدعت حسنہ کرنے سے دل سیاہ پڑجاتا ہے یہانتک کہ نوبت ختم و رین
و طبع کی آجاتی ہے عیاذاً باللہ شیخ عبد الحق نے یہ بات ترجمہ مشکوۃ میں لکھی ہے
اور ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا ہے کہ استنجا کرنا طریقہ مسنون پر بہتر ہے
مدرسہ و رباط بنانے سے اور مجدد رح نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ جس مسئلہ میں اختلاف
صوفیہ و علما کا ہوتا ہے اوس جگہہ حق طرف علما کے ہوا کرتا ہے و للہ الحمد و المنۃ علی ذلک

## ذکر ماہ ربیع الآخر

اس مہینے کی فضیلت میں کوئی حدیث کسی کتاب حدیث میں نہیں ملی شیخ عبد الحق
دہلوی نے کتاب ما ثبت بالسنہ میں یہ لکھا ہے کہ اس مہینے میں شیخ عبد القادر جیلانی رح

کی وفات ہوئی تھی اور اونکا عرس نہم ربیع الآخر کو ہوتا ہے اور شہرت گیارہویں
ربیع الآخر سے پھر قصہ وفات کا اور استحسان عرس کا ذکر کیا ہے سو کسی مسلمان کے
وفات سے عالم ہو یا صوفی کسی مہینے میں فضیلت اوس مہینے کی ثابت نہیں ہوتی
ہے اگر یہ بات ہوتی تو وہ شہور جنمیں وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا
وفات خلفاء راشدین مع بقیہ عشرہ مبشرہ ہوئی تھی یا وفات ائمہ اہل بیت
و دیگر صلحاء و اولیاء امت کی واقع ہوئی ہے افضل شہور و ایام ٹہیرتی
حالانکہ اس بات کا رائحہ بھی کسی آیت یا حدیث یا قول امام و مجتہد سے ثابت نہیں
ہوا یہی حال اعراس کا ہے کہ نہ نقل سے ثابت ہے نہ عقل سے تا ان فعل بعض مشائخ
کا ہے سو وہ کچھ حجت نہیں ہے بلکہ جسطرح اکثر رسوم اونکے سبب اہل ہیں اسی طرح
یہ عرس بھی ہے اس بدعت کی بھی باز پرس ہوگی وصیت نامہ شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی میں کہا ہے نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد
اس بدعت کی وجہ سے ایک جہان پیر پرست گور پرست ہو گیا ہے اور لوگ واسطے
بجا آوری اس عرس کے منزلوں کا سفر کرکے قبور بلاد دور دست پر جانے لگے
حالانکہ سفر واسطے مجرد زیارت قبر کے بھی شرعاً ثابت نہیں ہے پھر عرس کے لیے
جانا کجا روز و تاریخ وفات کو دن عرس کا قرار دینا ایک طرح کی جرأت ہے اللہ و
رسول پر اسلیے کہ یہ وفات مصداق لفظ عرس کی اوسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ
کسی کا خاتمہ ایمان پر ہونا یقیناً معلوم ہو جاے سو یہ بات سوا اون لوگون کے

شخص کی مغفرت کی شہادت مغفرت کی یا بشارت جنت کی دی ہو دوسرے
حاصل یہ ہے کہ کیسا ہی بڑا عابد زاہد ولی صالح یا عالم عامل متقی کیون نہو لیکن
عقیدہ وہی ہو جو اہل سنت وجماعت کا جسکو اونہون نے کتب اصول دین مین
لکھا ہے اگر ان جسکو ہم متقی صالح دیکھتے ہین یا عابد زاہد پاتے ہین اوسکے حق مین گو
حسن ظن ہے لیکن یہ گمان ہمارا یقینی اسکو نہین ہے کہ ہم اوسکی وفات کے دنکو
شادی کا دن ٹھیرا کر ایسے کام اوسکی قبر پر یا گھر مین بجا لاوین جسکا حکم ہمکو شارع نے
نہین دیا ہو حدیث صحیح عائشہ مین رفعا آیا ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه
فهو رد رواه الشیخان وابو داود ولفظه من صنع امرا علی غیر امرنا فهو
رد وابن ماجة وفی روایة لمسلم من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد یہ الفاظ
عام اس حدیث کے شامل ہین ہر امر جدید و تجدید و احداث و بدعت کو کوئی فرد
کسی بدعت ادنی و اعلی کی ایسی نہین ہے جو کہ دائرے سے اس عموم کے خارج
ہو سکے یہی حدیث تقسیم بدعت کی بھی جڑ کاٹتی ہے نیل الاوطار مین کلام نفیس
مستوفی اوپر اس حدیث کے کیا ہے اور وہ دلیل الطالب مین بھی منقول ہے

## ذکر جمادی الاولی و جمادی الآخره

ان دو ماہ کے فضل مین کوئی آیت یا حدیث نظر سے نہین گزری شیخ عبد الحق
دہلوی نے بھی ان دونون مہینون پر کچھ کلام رسالہ ما ثبت بالسنة مین نہین کیا

جو عبادات راتون یا ہفتہ یا دنون مین شرعاً ثابت ہین اونمین عبادات بجا لاوے
ماہ مین بہی مداومت چاہیے میری ولادت روز یکشنبہ وقت چاشت ماہ اول
۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ ہجری کو ہوئی تہی اب ماہ شعبان ۱۳۰۱ ہجری ہے ۵۳ برس
سے مین ترپن سال ہوئے اور قرین اقبال و للہ الحمد یکشنبہ کو لغت عرب مین
یوم الاحد کہتے ہین اللہ نے مجھکو قائل قل ہو اللہ احد پیدا کیا ہے جس وقت مین عدم سے
وجود مین آیا وہ وقت اشراق کا تہا اللہ نے میرے سینہ کی گنجینہ کو مشرق آفتاب
علم شرع و توحید بنایا ہے ولہ المنۃ

## ذکر ماہ رجب المرجب

شیخ نے اثبات بالسنہ مین کچھ احادیث فضائل رجب کے لکھے ہین منجملہ اون کے
اکثر احادیث موضوع و منکر ہین اور بعض نہایت ضعیف پھر خود ہی یہ بھی فرمایا ہے
فہذہ احادیث ذکرت فیما عندنا من الکتب ولم یصح منہا علی ما قال الراوی
وغالبہا الضعیف وجلہا موضوع انتہی حافظ ابن حجر رح کی ایک کتاب تبیین العجب
نام ہے اوسمین احادیث فضل رجب پر کلام کیا ہے اور سب کو لیاقت احتجاج سے
خارج بتایا ہے شیخ علامہ قاضی القضاۃ یمن محمد بن علی شوکانی رح نے کتاب السیل الجرار
مین لکہا ہے لم یرد فی رجب علی الخصوص سنۃ صحیحۃ ولا حسنۃ ولا ضعیفۃ
ضعفا خفیفا بل جمیع ما روی فیہ علی الخصوص اما موضوع مکذوب او

وبعضها شديد الضعف وغاية ما يصلح للتمسك به في استحباب صومه
ما ورد في حديث المجيبة الباهلي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال
له صم اشهر الحرم ورجب من الاشهر الحرم بلا خلاف وهذا الحديث اخرجه
احمد وابو داود وابن ماجة لكنه لا يدل على شهر رجب على الخصوص
پھر کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ روزہ اشہر حرم کا مستحب ہے اسلیے کہ
اسپر بالخصوص دلیل آئی ہے جسطرح کہ بعد صیام رمضان کے صیام شہر محرم کو افضل
ٹھیرایا ہے اور یہ حدیث ابن عباس کہ حضرت نے نہی کی ہے صوم رجب سے ضعیف
ہے اسکی سند مین دو راوی ضعیف ہین ایک زید بن عبد الحمید دوسرا داود
بن عطا لیکن یہ حدیث باوجود اس ضعف شدید کے اس حدیث سے جسمین استحباب
صوم رجب کا آیا ہے قوی تر ہے عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو مارتے اور کہتے کہ جاہلیت
والے اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے اور حدیث زید بن اسلم مین آیا ہے کہ حضرت سے حال
صوم رجب کا دریافت کیا فرمایا تم شعبان کو چھوڑ کر کدھر گئے یہ حدیث مرسل ہے
روایت ابن ابی شیبہ اس مہینے مین لیلۃ الرغائب درمیان اکثر لوگون کے معروف
ہے وہ پہلی رات جمعہ رجب کی ہوتی ہے مشائخ نے اس رات کے لیے ایک نماز ایجاد
کی ہے جسکا اہل حدیث نے سخت انکار کیا ہے اور اہل علم نے اوسکے ابطال مین مستقل
کتابین لکھی ہین ابن حجر مکی نے اپنی کتاب مین اون سب نمازون کو جمع کیا ہے
جنکی اصل سنت سے ثابت نہین ہے پھر اون سب کو بدعت منکرہ ٹھیرایا ہے مگر ثابت

بابسنۃ مین شیخ عبدالحق دہلوی نے اس شب اوراس نماز کی نسبت بہی بدو قربانی ہے
ایسے ہی وجوہ سے بعض محققین نے اوسکو سنت وحسنی جیسے کہا ہے ہیں بالا کہ
بدعت ہونا اس نماز کا روشن تر ہے اس سے کہ کوئی انسان اوسکے ابطال میں
اشتغال کرے اور وقت عزیز کو ضائع فرمائے شیخ رحمہ اللہ تعالی مغلوب حب
مشائخ صوفیہ تہے اونکا انتسار کرنا اسی بنیاد پر تہا کہ بعض مشائخ اس نماز کے
قائل ہین امام غزالی رح نے بہی ذکر اس نماز کا کیا ہے اور ترکیب اوسکی بتائی ہے
سو مجرد قول مشائخ وفعل درا ویش سے کوئی عبادت ثابت نہین ہوسکتی ہے جبتک
اہل علم حدیث وقرآن اوسکے قائل نہون اس جگہہ وہی کلیہ حضرت مجدد کا درست
ہے کہ مسئلہ مختلف فیہ صوفیہ وعلما مین ہمیشہ حق طرف علما کے ہوتا ہے اور وجہ اوسکی
شیخ صوفی یا عالم صافی ہے جس سے کسی جگہہ خطا یا سہو یا نسیان یا غلط یا قیاس
غیر معتبر وجود مین نہین آیا ہے اس جگہہ واسطے عمل کے یہ میزان عدل آلہی قائم ہے فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذين هداهم الله
واولئك هم اولوا الالباب اسی آیت سے یہ مثل سائر ہی ماخوذ ہے خذ ما صفا و
دع ما کدر زمان ماہ رجب مین حضرت کو معراج ہوئی تہی کسی نے کہا ہے رجب کے
وقت شب کے ہوئی تہی مشہور دیار عرب مین اسی طرح ہے اور بعض نے کہا صحیح یہ
کہ رمضان یا ربیع الآخر کو کہ مین سال دوم مین بعثت سے ہوئی تہی واللہ اعلم
الغرض جتنے بدعات اس ماہ مین طرف سے عوام وخواص صوفیہ وغیرہ جہال کے مروج

سبب خیالات اپنی عبادت اور دین میں خلل پڑتا ہو وہ یقین حاصل کر لیجیے نہیں کہ کسی امر مشتبہ میں گرفتار ہو کر اسلام کو برباد دے حدیث میں فرمایا ہے

المؤمن وقاف عند الشبہات ۴۴

## ذکر شہر شعبان معظم

اس ماہ کے حق میں او ر صحیح آئی ہیں عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جسقدر روزے حضرت اس ماہ میں رکھتے کسی مہینے میں نہ رکھتے گویا تمام ماہ روزہ دار رہتے یہ حدیث صحیحین وغیرہ میں کئی طرق سے بالفاظ چند آئی ہے دوسرا لفظ یہ ہے کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ ام سلمہ کا لفظ نزدیک اہل سنن کے یوں ہے کہ روزہ نہ رکھتے سال میں کسی ماہ کا تمام ماہ مگر شعبان کا کہ اوسکو رمضان سے ملاتے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کان یصوم شعبان ورمضان وحسنہ الترمذی شیخ نے ماثبت بالسنۃ میں وہ حدیثیں لکھی ہیں جو فضیلت شب نصف شعبان میں بالخصوص آئی ہیں اور ایک جماعت صحابہ سے رفعاً و وقفاً نزدیک بیہقی وغیرہ کے مروی ہیں اسی طرح وہ احادیث جو قیام شب نیمہ شعبان میں اور قیام یوم شعبان میں وارد ہیں اسی طرح وہ اذکار و ادعیہ جو کہ اس بارے میں آئے ہیں سو کتاب ترغیب و ترہیب منذری احادیث مذکورہ پر مشتمل ہے بلاد ہند میں یہ رسم ہے کہ اس رات کو دیواروں اور گھروں پر چراغ جلاتے ہیں آتش بازی

کرتے ہیں سو یہ بدعت سخت شنیع و قبیح ہے اور بالکل بے اصل بلکہ اسکا گناہ کبیرہ
یقینا ثابت ہوتا ہے اسلیے کہ یہ شب واسطے قیام و ذکر کے ہے اور دن واسطے صیام
و فکر کے اوسکی ضد میں اس رات اشتغال لہو و لعب و صرف کرنا مال شہر حرم کی بے حرمتی ہے
یہ بدعت سوا بلاد ہند کے دیگر بلاد و اقالیم میں سنی و دیکھی نہیں گئی نام کے مسلمانوں
نے جو کام مشرکین کا کرتے ہیں اس تماشے کو رسم ہنود سے اشتقاق کیا ہے
اونکے یہاں دوالی ہوتی ہے اسکے بیان شب برات سے پہلے جیسے روشنی
چراغاں نکالی یا کرتے ہیں یا اصل میں آتش پرست ہیں ان جہلا اسلام نے اس رسم کو
مجوس و ہنود دونوں سے اخذ کیا ہے فما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ

## ذکر شہر مبارک رمضان شریف

یہ مہینا صیام و قیام کا ہے اس مہینے کا تمام ماہ روزہ رکھنا ایک رکن ہے اسلام کا
کتاب و سنت دونوں سے فرضیت و فضیلت اس صیام و قیام و ماہ کی بخوبی ثابت
ہے احکام صیام و قیام کے رسائل فقہ سنت میں لکھے گئے ہیں مختصر تعلیم الصیام بھی
اسپر مشتمل ہے سلمان فارسی کہتے ہیں حضرت یعنی ع ماہ تمام سپہر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمکو خطبہ سنایا آخر روز ماہ شعبان میں اوسمیں یہ بھی ارشاد کیا کہ اے لوگو تمہارے
پاس ایک بڑا مہینا آیا برکت والا اسمیں ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار شب سے
اللہ نے اسکے روزوں کو فرض کیا ہے اور قیام شب کو نفل ٹھیرایا ہے جسنے تقرب کیا

اس مہینا میں کوئی خصلت خیر کی وہ مثل اس شخص کی ہی جسنے کوئی فرض ادا
کیا اور مہینوں میں سوا اس مہینے کے اور جس شخص نے اس مہینے میں کوئی فرض ادا کیا
وہ مثل اس شخص کی ہی جسنے ستر فرض ادا کیے اور مہینے کے سوا اور یہ مہینا ہی صبر کا
اور صبر کا بدلا بہشت ہی اور یہ مہینا ہی مواسات کا یعنی کہانے پلانے کا اور غمخواری
یہ وہ مہینا ہی جسمیں رزق ایماندار کا زیادہ ہوتا ہی جو کوئی اسمین کسی روزہ دار کا
روزہ کہلواتا ہی اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اوسکی گردن آگ سی آزاد ہوتی
اور اوسکو برابر صایم کے اجر ملتا ہی بغیر اسکے کہ صایم کے اجر میں سے کچھ کم ہو جاے صحابہ نے
کہا ای رسول خدا ہم سب اتنا نہیں پاتے کہ صایم کو افطار کرائیں فرمایا اللہ یہ ثواب
اوسکو دیتا ہی جسنے کسی کا روزہ ایک قطرہ شیر یا ایک دانہ کہجور یا ایک گھونٹ
پانی پر افطار کرایا اور جسنے روزہ دار کو کہانا کہلایا اللہ اوسکو میرے حوض سے
پانی پلائیگا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا یہانتک کہ جنت میں جاے یہ وہ مہینا ہی جسکا
اول رحمت ہی اور اوسط مغفرت اور آخر آزادی ہی نار سے اور جسنے تخفیف کی
کام کی اپنے غلام سے اس ماہ میں تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہی اور آگ سی آزاد کر دیتا ہی
اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان میں کہتا ہوں فضائل رمضان وصوم وقیام
رمضان میں احادیث کثیرہ صحیحہ آئے ہیں اگر کوئی حدیث بہی نہ آتی تو یہی ایک حدیث
کفایت کرتی ہے اس ماہ میں اعتکاف کرنا افضل ہے اور مہینوں سے خصوصا عشرہ
اخیرہ رمضان میں زیادہ تر تاکید اسکی آئی ہو اس ماہ میں کوشش کرنا عمل صالح میں

نسبت اور ایام کے مستحب ہے مسنون ہے خصوصا قیام کرنا شبہای لیلۃ القدر میں

رمضان و عید و شب نیمہ دو اوخود ہشتم      کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

لیکن تعیین میں اونکے روایات سے اختلاف ہے شوکانی رح نے شرح منتقی میں ۴۶ قول نقل

کیے ہیں مع دلیلون کے پہر راجح کو مرجوح سے جدا کرکے بتا دیا ہے سنت غالب اسکا

شبہای طاق عشر آخر ہے خصوصا شب بست و ہفتم واللہ اعلم لیکن جسکو کسب خیرات

پر حرص ہے وہ جملہ لیالی میں اوسکی جستجو کرتا ہے

بجستجو سے نیابد کسی مراد و لے      بکسے مراد بیابد کہ جستجو دارد

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جسنے روزہ رکہا اور قیام کیا شب قدر کا ایمان و

طلب اجر کے لیے اوسکے سارے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الشیخان دوسرا

لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ آیا پاس تمہارے مہینا رمضان کا یہ مبارک مہینا ہے اللہ نے

اسکا روزہ تم پر فرض کیا ہے اس مہینے میں دروازے آسمان کے کہل جاتے ہیں اور

جہیم کے بند ہو جاتے ہیں سرکش شیاطین جکڑ بند کر دیے جاتے ہیں اسمیں ایک

رات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اوسکے خیر سے محروم رہا وہی حرمان نصیب

ہے رواہ احمد والنسائی

## ماہ شوال

یہ مہینا پہلا مہینا ہے اشہر حج کا اسمین دن ہے عید و مغفرت ذنوب کا احکام اس

اس عید کے مسائل حدیث میں نشستہ ہیں نماز عید کی استثناء سنت صحیح کے اور
کرنا چاہیے پھر اگر تقلید مذہب کے تئیں نماز واجب ہے جیسے بیان اسکا صحیح کلام
غیر مقلد حسبہ میں کیا ہی اس نماز میں سنت ہے نہ نفل نہ قبل اور نہ بعد نماز
دو رکعت ہیں قرأت سے پہلی رکعت اولی میں سات تکبیریں ہیں دوسری رکعت
میں پانچ تکبیریں پھر دو خطبے بعد نماز کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے
کہ عمل حرمین شریفین کا اور شہرہا یہی ہے کہ اولی رکعت میں سات اور دوم میں
پانچ تکبیر قبل قرأت کے ہوں پھر اسی کو راجح ٹھیرایا ہے یہ دونوں خطبے مسنون ہیں
نہیں ہیں واجب اور قبل نماز کے اس جگہہ خطبہ پڑھنا یا بیٹھکر پڑھنا بدعت ہے

## ماہ ذیقعدہ

یہ کوئی حدیث فضیلت پر اس ماہ کے نہیں ملی مگر یہ مہینا بھی اشہر حرم میں سے ہے
یہ کیا کم فضیلت ہے حاجی اس ماہ میں احرام حج یا عمرہ کا باندھ سکتا ہے باقی لوگ جمیع
عبادات معمولہ یوم و لیلہ و اسبوع بجا لاویں

## ماہ ذی الحجہ

یہ خاص مہینا ادائی فریضہ حج کا ہے عشر ذی الحجہ کے فضائل احادیث صحیحہ میں آئے
ہیں اس جگہہ بھی ایک حدیث کفایت کرتی ہے کہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے

مامن ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا

یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ قالوا ولا

الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ

فلم یرجع من ذلک بشیٔ اخرجہ البخاری اسی طرح فضیلت واستحباب صیام

عشر ذی حجہ کا بخصوصہ آیا ہی مراد نو دن ہین انمین سب سی زیادہ موکد تر صوم یوم

عرفہ ہی لیکن نہ واسطے حاجی کے بلکہ اوسکے لیے جو گھر مین ہو یہ روزہ کفارۂ

ذنوب دو سالہ ہوتا ہی گذشتہ وآیندہ اس دن مین قربانی ہوتی ہی ہر نماز کے بعد ایام

ایام تشریق مین تکبیر پکاری جاتی ہے احکام حج کے تعلیم الحج والصلاح الحجہ وطراز خم

مین لکھے گئے ہین عمدہ تقرب اس ماہ مین ذبح اضحیہ ہی خون زمین پر پہنچنے سے پہلے گرتا ہی

اور قبول پہلے ہوجاتا ہی مگر مال حلال سے ہو نہ حرام سے لن ینال اللہ لحومہا

ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم آج پنجم شعبان روز سہ شنبہ ۱۳۰۵

ہجری کو یہ رسالہ ایک روز مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادۃ ورزقنا فی دار

الآخرۃ حسن المآب والسعادۃ والحمد للہ اولا وآخرا